BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

فلاح و بہبود سے خواتین کی قیادت میں ترقی تک

سال 2014 سے 2026 کے درمیان ہندوستان نے مختلف شعبوں اور اداروں میں 'خواتین کی فلاح و بہبود' سے 'خواتین کی قیادت میں ترقی' کی جانب اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ حکومت کی جانب سے اختیار کردہ زندگی کے ہر مرحلے کو مدنظر رکھنے والے جامع نقطۂ نظر نے صحت کی دیکھ بھال، تعلیم، غذائیت، روزگار، مالی شمولیت اور قیادت کے مواقع تک خواتین کی رسائی کو مستحکم کیا ہے۔ خود امدادی گروپوں (ایس ایچ جی)، کاروباری سرگرمیوں اور ڈیجیٹل شمولیت کو فروغ دینے والے پروگراموں نے معاشی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت کو نمایاں طور پر وسعت دی ہے۔ صفائی ستھرائی، رہائش، صاف ایندھن اور نل کے ذریعے پینے کے پانی تک بہتر رسائی نے خواتین کے وقار، تحفظ اور معیارزندگی کو بہتر بنایا ہے۔ حکمرانی، عوامی اداروں اور فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت قومی تعمیر و ترقی میں ان کے وسیع تر کردار کی عکاسی کرتی ہے۔

ہندوستان کی ترقی کے سفر میں خواتین کا مرکزی کردار

گزشتہ بارہ سالوں کے دوران ہندوستان میں خواتین کی ترقی کے حوالے سے نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ پہلے توجہ خواتین کو سہولیات اور مدد فراہم کرنے پر مرکوز تھی، لیکن اب ان کی شمولیت، مواقع اور قیادت کو فروغ دینے پر زور دیا جا رہا ہے۔ خواتین کو اب محض استفادہ کنندگان کے طور پر نہیں دیکھا جاتا، بلکہ وہ تیزی سے ملک کی ترقی اور پیش رفت کی سمت متعین کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

یہ تبدیلی زندگی کے ہر مرحلے کا احاطہ کرنے والے مختلف اقدامات کے ذریعے ممکن ہوئی ہے۔ ان کوششوں کا آغاز بچیوں کے تحفظ اور ان کی تعلیم کو یقینی بنانے سے ہوتا ہے اور اس کے بعد صحت، غذائیت، ہنرمندی، کاروبار اور قیادت کے فروغ تک جاری رہتا ہے۔ اب خصوصی توجہ خواتین کی مسلسل شمولیت اور ٹھوس نتائج کے حصول پر مرکوز ہے۔

ان تبدیلیوں کے اثرات مختلف شعبوں میں نمایاں طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اب زیادہ تعداد میں لڑکیاں اسکولوں میں اپنی تعلیم جاری رکھ رہی ہیں اور اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لے رہی ہیں۔ مالی

شمولیت کے دائرے میں توسیع سے خواتین کی بینکاری خدمات اور قرضوں تک رسائی میں اضافہ ہوا ہے، جس سے ان کے روزگار کے ذرائع اور معاشی خودمختاری کو تقویت ملی ہے۔ صحت، غذائیت، صفائی ستھرائی اور صاف ایندھن سے کھانا پکانے کی سہولیات تک بہتر رسائی نے خواتین کے وقار اور معیار زندگی کو بہتر بنایا ہے۔

خواتین عوامی اور سیاسی میدانوں میں بھی زیادہ نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ مقامی حکمرانی، کمیونٹی اداروں اور فیصلہ سازی کے عمل میں ان کی شرکت مسلسل بڑھ رہی ہے۔

باعزت زندگی کا آغاز: تحفظ اور ابتدائی نگہداشت

پیدائش کے وقت مناسب دیکھ بھال بچے کی زندگی کی بنیاد استوار کرنے اور ماں کی صحت و تندرستی کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ گزشتہ برسوں کے دوران ہندوستان نے صحت کی خدمات، غذائی معاونت اور ادارہ جاتی زچگی کی سہولیات کے امتزاج کے ذریعے زچگی اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت کے نظام کو مزید مستحکم بنایا ہے۔

بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ: بھارت کی بیٹیوں کو بااختیار بنانے کی ایک دہائی

یہ اسکیم 22 جنوری 2015 کو حکومت کی جانب سے شروع کی گئی تھی۔ اس کا مقصد بچوں کی پیدائش کے وقت لڑکوں اور لڑکیوں کے تناسب میں گرتی ہوئی شرح پر قابو پانا، صنفی تعصب کی بنیاد پر جنس کے انتخاب کی روک تھام کرنا اور لڑکیوں کی بقا، تحفظ اور تعلیم کو فروغ دینا ہے۔

اس اقدام کے تحت ادارہ جاتی زچگی کو بہتر بنانے، ثانوی تعلیم میں لڑکیوں کے داخلوں میں اضافہ کرنے، تعلیم ادھوری چھوڑنے کی شرح میں کمی لانے اور دوران حمل نگہداشت کے لیے رجسٹریشن کے نظام کو مستحکم بنانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ماہواری کے دوران محفوظ حفظان صحت اور اس کے مناسب انتظام کے بارے میں بیداری بھی پیدا کی جاتی ہے۔ یہ اسکیم اب بچیوں کو بااختیار بنانے، لوگوں کی سوچ میں تبدیلی لانے اور صنفی مساوات کو فروغ دینے کی ایک ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

یہ اسکیم پی سی پی این ڈی ٹی (پری کنسیپشن اینڈ پری نیٹل ڈائیگنوسٹک ٹیکنیکس)کے قانون پر سختی سے عمل درآمد کو مسلسل عوامی بیداری کی مہمات کے ساتھ مربوط کرتی ہے، تاکہ صنفی تعصب پر مبنی سماجی روایات کو چیلنج کیا جا سکے اور لوگوں کے رویوں میں مثبت تبدیلی لائی جا سکے ۔نیشنل فیملی ہیلتھ سروے-5 (این ایف ایچ ایس-5)میں جنس کے تناسب کے حوالے سے ایک اہم آبادیاتی تبدیلی سامنے آئی، جس کے مطابق ہندوستان کی آبادی میں ہر 1,000 مردوں کے مقابلے میں خواتین کی تعداد بڑھ کر 1,020 ہو گئی، جبکہ مردم شماری 2011 کے مطابق یہ تعداد 943 تھی۔

پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی)

زچگی کی صحت اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی) کا آغاز 2017 میں کیا گیا۔ یہ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کی مدد کے لیے شروع کی گئی زچگی سے متعلق امدادی اسکیم ہے۔

اس اسکیم کے تحت خواتین کو پہلے زندہ بچے کی پیدائش پر دو قسطوں میں 5,000 روپے اور دوسرے بچے کی پیدائش پر 6,000 روپے (صرف بچی کی صورت میں) فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ مالی امداد صحت سے متعلق اہم مراحل، مثلاً ابتدائی رجسٹریشن، دوران حمل طبی معائنے اور حفاظتی ٹیکہ کاری سے منسلک ہے۔

براہ راست فوائد کی منتقلی (ڈی بی ٹی) کے ذریعے خواتین کو بروقت مالی امداد فراہم کی جاتی ہے، جبکہ اسقاطِ حمل یا مردہ بچے کی پیدائش کی صورت میں اہلیت کے نئے ضوابط بھی موجود ہیں۔ یہ مالی معاونت جزوی طور پر اجرت کے نقصان کی تلافی کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ اس سے زچگی کے دوران خواتین کی صحت و تندرستی کو بہتر بنانے، ادارہ جاتی زچگی کی حوصلہ افزائی کرنے اور صنفی مساوات کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

اہم رسائی اور کوریج:

- اسکیم کے آغاز سے اب تک اندراج شدہ مستفیدین کی تعداد: 4.92 کروڑ (30 اپریل 2026 تک)
- اسکیم کے آغاز سے اب تک مالی امداد حاصل کرنے والے مستفیدین کی تعداد: 4.28 کروڑ (30 اپریل 2026 تک)
- ادا کی گئی مجموعی رقم: 20,150 کروڑ روپے

محفوظ زچگی کی جانب رچکی سنگما کا سفر

رچکی این سنگما میگھالیہ کے شمالی گارو ہلز ضلع کے گاؤں بیل پارا میں ایک گھریلو خاتون اور چھوٹی کسان ہیں، جو بڑی مشکل سے اپنے خاندان کی کفالت کر پاتی ہیں۔ حمل کے دوران مالی مشکلات اور صحت کی سہولیات تک محدود رسائی کے باعث ان کی پریشانیاں مزید بڑھ گئیں۔

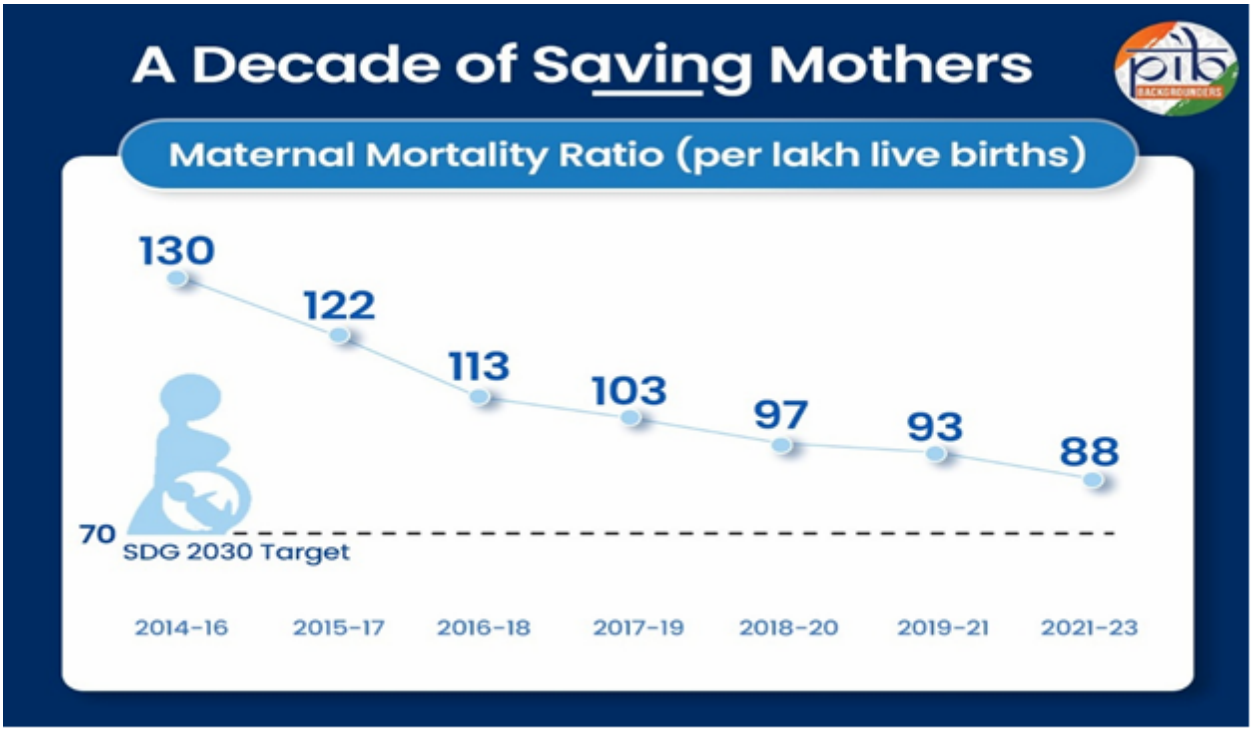
انہوں نے پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا (پی ایم ایم وی وائی) کے تحت مدد حاصل کی، جس سے انہیں بروقت بڑی راحت ملی۔ اس مالی امداد کی بدولت وہ اضافی مالی بوجھ کے بغیر غذائیت سے بھرپور خوراک، دوران حمل باقاعدگی سے طبی معائنے اور ضروری طبی سہولیات سے استفادہ کر سکیں۔ مناسب دیکھ بھال اور مسلسل طبی نگرانی کے نتیجے میں رچکی نے ایک طبی ادارے میں صحت مند بچے کو بحفاظت جنم دیا۔

پردھان منتری سرکشت ماترتوا ابھیان (پی ایم ایس ایم اے)

حاملہ خواتین کے لیے وقت پرطبی نگہداشت محفوظ اور صحت مند حمل اور سنگین طبی خطرات سے دوچار حمل کے درمیان نمایاں فرق پیدا کر سکتی ہے۔ 2016 میں شروع کی گئی پردھان منتری سرکشت ماترتو اابھیان (پی ایم ایس ایم اے) اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے شروع کی گئی، جس کے تحت ہر ماہ کی 9 تاریخ کو سرکاری صحت مراکز میں مفت اور معیاری قبل از پیدائش طبی معائنے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس اقدام میں بالخصوص حمل کے دوسرے اور تیسرے سہ ماہی میں موجود خواتین پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، تاکہ زیادہ خطرات والے حمل کی بروقت شناخت اور مناسب طبی دیکھ بھال کو یقینی بنایا جا سکے۔

اہم رسائی اور کوریج:

- پی ایم ایس ایم اے اسکیم کے تحت 7.4 کروڑ سے زائد حاملہ خواتین کا طبی معائنہ کیا گیا۔
- 8,812رضاکاروں نے اپنا اندراج کرایا۔
- ملک بھر میں 22 ہزار سے زائد مراکز پی ایم ایس ایم اے خدمات فراہم کر رہے ہیں۔
- 6.85کروڑ سے زائد قبل از ولادت طبی معائنے کیے گئے اور خصوصی نگرانی کے لیے 1.03 کروڑ زیادہ خطرے والے حمل کے معاملات کی نشاندہی کی گئی۔
- پی ایم ایس ایم اے کے تحت زیادہ خطرے والے حمل کے معاملات کی ڈیجیٹل نگرانی اور بعد ازاں طبی پیروی کی سہولت بھی متعارف کرائی گئی۔
- اس کے نتیجے میں زچگی سے ہونے والی اموات کی شرح میں نمایاں کمی درج کی گئی ہے، جو 15-2014 میں فی ایک لاکھ زندہ پیدائشوں پر 130 تھی، جبکہ 23-2021 میں کم ہو کر 88 رہ گئی۔



Source: Ministry of Health and Family Welfare

جننی سرکشت یوجنا (جے ایس وائی)

جننی سرکشت یوجنا قومی صحت مشن کے تحت مشروط نقد مالی امداد اور کمیونٹی سطح پر رابطہ کاری کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ اس اسکیم کا مقصد غریب حاملہ خواتین، بالخصوص غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے والے خاندانوں (بی پی ایل) اور درج فہرست ذاتوں و درج فہرست قبائل (ایس سی/ایس ٹی) سے تعلق رکھنے والی خواتین کو طبی اداروں میں زچگی کے لیے راغب کرنا ہے۔ آشا کارکنان مستفیدین کو صحت کی سہولیات سے منسلک کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ان مشترکہ کوششوں کے نتیجے میں ادارہ جاتی زچگی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے، زچگی سے متعلق طبی سہولیات تک رسائی بہتر ہوئی ہے اور گھروں میں زچگی سے وابستہ خطرات میں کمی آئی ہے۔

جننی ششو سرکشاکاریہ کرم(جے ایس ایس کے)

2014میں جننی ششو سرکشا کاریہ کرم (جے ایس ایس کے) کا دائرہ بڑھا کر حمل کے دوران اور زچگی کے بعد پیدا ہونے والی تمام پیچیدگیوں کو اس میں شامل کر لیا گیا۔ اسی طرح علاج کے لیے سرکاری صحت اداروں سے رجوع کرنے والے تمام بیمار نومولود بچوں اور ایک سال تک کی عمر کے شیر خوار بچوں کے لیے بھی یکساں سہولیات فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کی اہم کامیابیاں درج ذیل ہیں:

- مالی سال 2024-25 میں جے ایس ایس کے سے مستفید ہونے والے افراد:
- 1.99کروڑ حاملہ خواتین- 16.85 لاکھ بیمار شیر خوار بچے

ان اقدامات پر کی جانے والی سرمایہ کاری کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے ہیں:

- حمل کی پہلی سہ ماہی میں قبل از پیدائش طبی معائنے کے لیے آنے والی خواتین کی شرح 59 فیصد (این ایف ایچ ایس 4، 16-2015)سے بڑھ کر 76.2 فیصد (این ایف ایچ ایس 6-، 2023-24) ہو گئی ہے۔
- قومی سطح پر پیدائش سے قابل دیکھ بھال (اے این سی) کے تحت چار یا اس سے زائد طبی معائنے مکمل کرانے والی خواتین کی شرح 51 فیصد (16-2015) سے بڑھ کر 65.2 فیصد (2023-24) ہو گئی ہے۔
- ملک بھر میں ادارہ جاتی زچگی کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور یہ 79 فیصد (-2015 16) سے بڑھ کر 90.6 فیصد (2023-24) تک پہنچ گئی ہے۔

تعلیم، ہنرمندی اور ترقی کے بلند تر عزائم

سال 2014سے اب تک لڑکیوں کی تعلیم کا دائرہ محض بنیادی تعلیمی سہولیات تک رسائی سے آگے بڑھ چکا ہے۔ اب توجہ تعلیم کے تسلسل، تعلیمی مراحل میں پیش رفت اور بامعنی نتائج کے حصول پر مرکوز ہے۔ اب زیادہ تعداد میں لڑکیاں اسکولوں میں اپنی تعلیم جاری رکھ رہی ہیں، اعلیٰ تعلیم کی جانب گامزن ہیں اور مفید ہنر حاصل کر رہی ہیں۔

اس تبدیلی کی بنیاد قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020پر استوار ہے۔ یہ پالیسی ان بنیادی رکاوٹوں کو دور کرنے پر توجہ دیتی ہے جو ماضی میں لڑکیوں کے تعلیمی سفر میں حائل تھیں۔ تعلیمی نظام کے تمام مراحل میں صنفی شمولیت کو ایک بنیادی اصول کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

صنفی شمولیت فنڈ پسماندہ طبقوں کی لڑکیوں کو ہدفی معاونت فراہم کرتا ہے۔

لچکدار تعلیمی راستےتعلیم ادھوری چھوڑنے کی شرح میں کمی لاتے ہیں اور تعلیم کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

کثیر شعبہ تعلیمی اختیارات لڑکیوں کو مختلف تعلیمی شعبوں میں اپنی دلچسپی کے مطابق تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

اسکول اور بنیادی تعلیم

سمگر شکشا اور کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ

سال 2018-19میں شروع کی گئی سمگر شکشا اسکیم اسکولی تعلیم کے لیے ایک جامع نقطۂ نظر اختیار کرتی ہے۔ اس کے تحت قبل از ابتدائی تعلیم سے لے کر بارہویں جماعت تک کی تعلیم کو ایک

ہی جامع فریم ورک میں شامل کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کے ذریعے پورے اسکولی نظام میں تعلیمی سہولیات تک رسائی، بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل تعلیم اور طلبہ کے تعلیمی تسلسل کو مستحکم بنایا گیا ہے۔

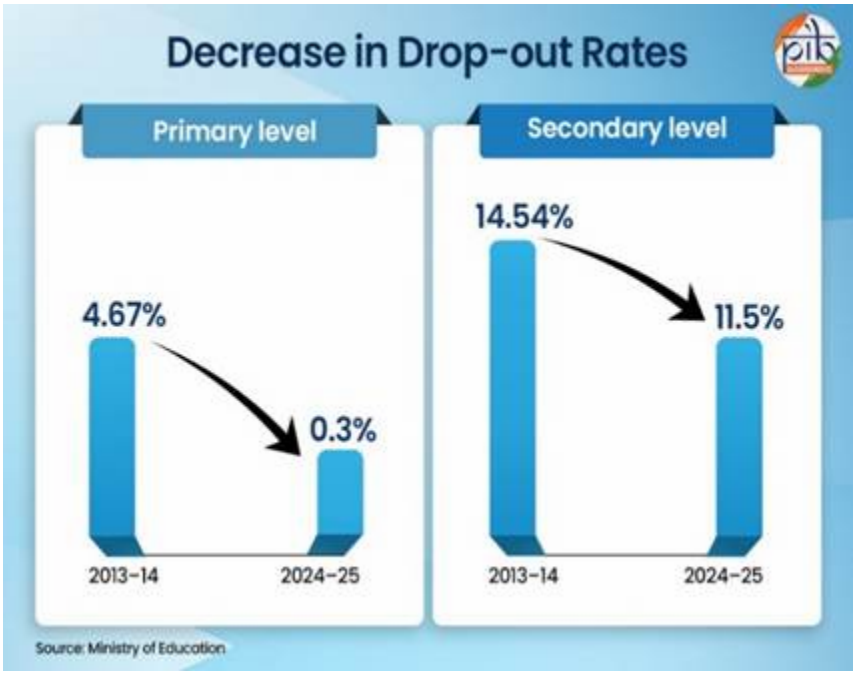
لڑکیوں کے لیے یہ بہتریاں خاص طور پر اہمیت رکھتی ہیں۔ قریبی اسکولوں کی دستیابی، استعمال کے قابل بیت الخلا، محفوظ کلاس رومز، تربیت یافتہ اساتذہ اور رہائشی سہولیات جیسی معاونت اس بات پر اثر انداز ہوتی ہیں کہ آیا لڑکیاں ابتدائی برسوں کے بعد بھی اپنی تعلیم جاری رکھ پاتی ہیں یا نہیں۔

مالی سال 25-2024 میں ہندوستان میں 14.71 لاکھ اسکول، 1.01 کروڑ اساتذہ اور 24.69 کروڑ طلبہ تھے۔ طالبات کے داخلوں کی تعداد 15-2014 میں 1.57 کروڑ (32 فیصد) تھی، جو بڑھ کر آج 11.93 کروڑ (48 فیصد) ہو گئی ہے۔

سال 19-2018 سے 26-2025 کے درمیان 4,073 سے زائد اسکولوں کو ترقی دے کر بہتر بنایا گیا۔ اس کے علاوہ اسمارٹ کلاس رومز سمیت 1.49 لاکھ سے زائد آئی سی ٹی اور ڈیجیٹل تعلیمی اقدامات کے لیے مدد فراہم کی گئی۔ ہنرمندی کی تعلیم کے دائرے میں بھی مسلسل توسیع ہوئی۔ پیشہ ورانہ کورسز فراہم کرنے والے اسکولوں کی تعداد 9,477 سے بڑھ کر 25,000 ہو گئی، جس سے طلبہ کو ابتدائی مرحلے ہی سے مختلف پیشوں اور ہنروں سے واقفیت حاصل کرنے میں مدد ملی۔

آج اسکولوں کا ماحول لڑکیوں کی تعلیم کے لیے پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ سازگار ہو چکا ہے۔ مالی سال 25-2024 میں:

- 99.3فیصد اسکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت دستیاب تھی، جبکہ 15-2014 میں یہ سہولت 95.72 فیصد اسکولوں میں موجود تھی۔
- 97.3فیصد اسکولوں میں لڑکیوں کے لیے استعمال کے قابل بیت الخلا موجود تھے، جبکہ 15-2014 میں 92.09 فیصد اسکولوں میں لڑکیوں کے لیے علیحدہ بیت الخلا کی سہولت دستیاب تھی۔
- 93.6فیصد اسکولوں میں بجلی کی سہولت موجود تھی۔
- 89.5فیصد اسکولوں میں کتب خانے موجود تھے۔



اسکولی تعلیم کے تسلسل میں بھی وقت کے ساتھ بہتری آئی ہے۔ پرائمری اور ثانوی دونوں سطحوں پر تعلیم ادھوری چھوڑنے کی شرح (ڈراپ آؤٹ ریٹ) میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

اس مستحکم تعلیمی نظام کے تحت کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ(کےجی بی وی) ان لڑکیوں کو خصوصی معاونت فراہم کرتے ہیں جنہیں رہائشی تعلیمی سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اسکول سمگر شکشا فریم ورک کا حصہ ہیں اور سماجی و اقتصادی طور پر پسماندہ طبقات، مثلاً درج فہرست ذاتوں (ایس سی)،درج فہرست قبائل(ایس ٹی) دیگر پسماندہ طبقات(او بی سی)اور دیگر محروم گروہوں سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں کی تعلیم پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، بالخصوص تعلیمی اعتبار سے پسماندہ بلاکس میں۔

چھٹی سے بارہویں جماعت تک تعلیم فراہم کرنے والے یہ رہائشی اسکول لڑکیوں کو ایک سازگار تعلیمی ماحول فراہم کرتے ہیں، جہاں وہ ابتدائی تعلیم سے آگے بڑھتے ہوئے اعلیٰ ثانوی سطح تک اپنی تعلیم جاری رکھ سکتی ہیں۔

کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ (کےجی بی وی) کا دائرۂ کار اور رسائی نمایاں ہے:

- فعال کےجی بی وی اسکولوں کی تعداد 2022 میں 4,996 تھی، جو بڑھ کر 2026 میں 5,316 ہو گئی۔
- ان اسکولوں میں داخلہ لینے والی طالبات کی تعداد 2020-21 میں 6.07 لاکھ تھی، جو بڑھ کر 2025-26 میں 7.58 لاکھ ہو گئی۔

رہائشی اسکول سے سول سروسز تک کا سفر (اتر پردیش)

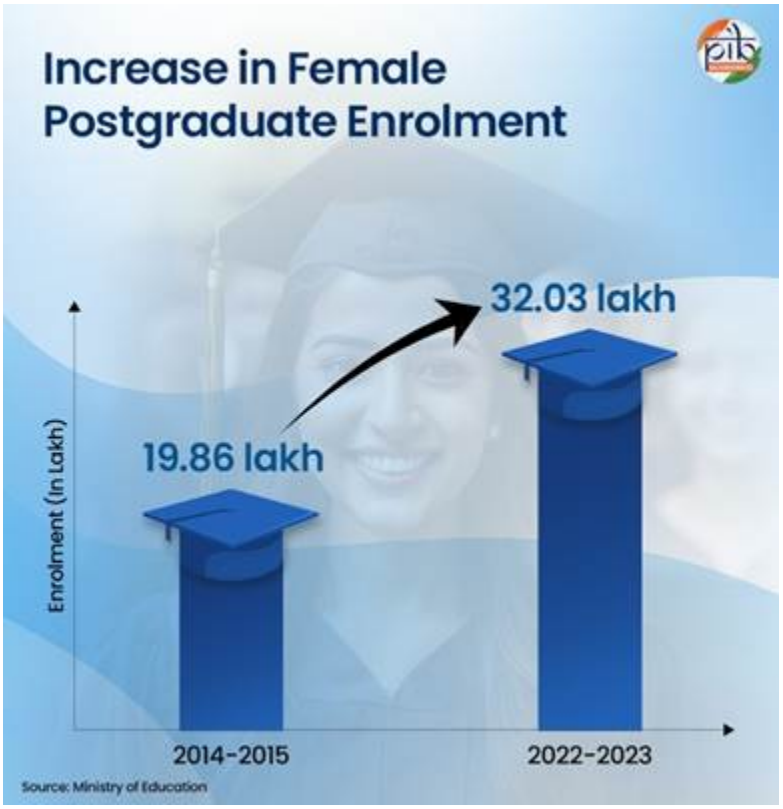
اتر پردیش کے ضلع امروہہ میں کماری ندھی نے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ سے اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا۔ دیگر کئی لڑکیوں کی طرح ان کا تعلق بھی ایسے پس منظر سے تھا جہاں مواقع محدود تھے۔ مسلسل مدد اور تعلیم کے لیے سازگار ماحول کی بدولت انہوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی اور 2023 میں یو پی ایس سی سول سروسز امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے 39 واں رینک حاصل کیا۔ آج وہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ (ایس ڈی ایم)کے عہدے پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان کا یہ سفر ظاہر کرتا ہے کہ جب تعلیمی مواقع کے ساتھ مسلسل مدد بھی فراہم کی جائے تو کامیابی کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔

اسکول کے میدانوں سے عالمی سطح تک کا سفر (اتر پردیش)

اناؤ کے کستوربا گاندھی بالیکا ودیالیہ، گنج مرادآباد(کےجی بی وی)میں ارچنا نشاد نے کم عمری ہی میں کھیلوں کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کو پہچان لیا تھا۔ اسکول کی سطح پر کھیلوں میں شرکت سے شروع ہونے والا یہ سفر رفتہ رفتہ ایک سنجیدہ مشق اور مستقل جدوجہد میں تبدیل ہو گیا۔ انہوں نے 2023 میں کرکٹ کے انڈر 19 ویمنز ورلڈ کپ جیتنے والی ٹیم میں شامل ہو کر ہندوستان کی نمائندگی کی۔ ان کا یہ سفر ظاہر کرتا ہے کہ مناسب وقت پر ملنے والی حوصلہ افزائی کس طرح کلاس روم سے کہیں آگے کامیابی کے نئے دروازے کھول سکتی ہے۔

اسکالر شپ اور مالی مدد

جیسے جیسے زیادہ تعداد میں لڑکیاں اسکولی تعلیم مکمل کر رہی ہیں، اعلیٰ تعلیم کے مواقع ان کی دسترس میں برقرار رکھنے کے لیے مالی مدد کی اہمیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ وظائف نوجوان خواتین کو اپنی تعلیم جاری رکھنے میں مدد فراہم کر رہے ہیں، تاکہ ان کے خاندانوں پر اضافی مالی بوجھ نہ پڑے۔



کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے مرکزی شعبے کا اسکالرشپ پروگرام معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے ہونہار طلبہ کی معاونت کرتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت تقریباً 50 فیصد وظائف لڑکیوں کے لیے مختص ہیں۔ پوسٹ گریجویٹ تعلیم کے لیے قومی اسکالرشپ کا آغاز 24-2023 میں کیا گیا۔ اس کے تحت منتخب طلبہ کو سالانہ 1.5 لاکھ روپے کی مالی مدد فراہم کی جاتی ہے، جن میں ہر سال 3,000 خواتین بھی شامل ہیں۔

اے آئی سی ٹی ای پرگتی اسکالرشپ تکنیکی تعلیم کے شعبے میں بھی لڑکیوں کے لیے مواقع کو وسعت دے رہی ہے۔ 15-2014 سے اس اسکیم کے تحت ڈپلومہ اور ڈگری کورسز میں ہر سال 10,000 اسکالرشپ فراہم کیے جا رہے ہیں۔ 25-2024 تک اس اسکیم سے تقریباً 36 ہزار طالبات مستفید ہو چکی تھیں۔

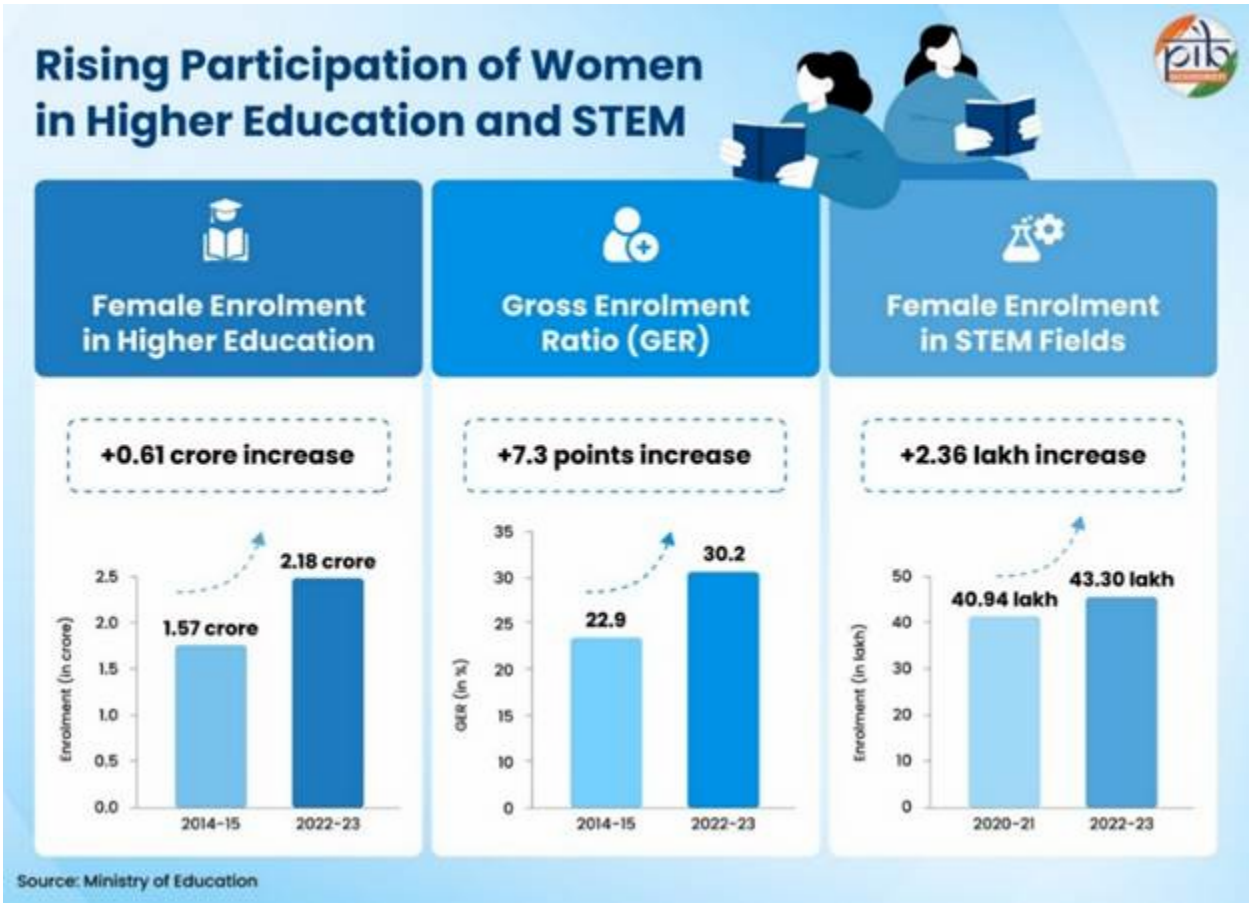
اس مسلسل مدد کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے ہیں۔ 15-2014 سے 23-2022 کے درمیان اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے والی خواتین کی تعداد میں 12 لاکھ سے زائد کا اضافہ ہوا۔

سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (ایس ٹی ای ایم) کے شعبوں میں خواتین اور اعلیٰ تعلیم

ایک طویل عرصے تک سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں کیریئر بنانا بہت سی لڑکیوں کے لیے ایک دور کا خواب محسوس ہوتا تھا۔ خواتین کے لیے مواقع کو وسعت دینے کا مطلب سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی(ایس ٹی ای ایم) کے شعبوں میں آگے بڑھنے کے لیے واضح اور بہتر راستے ہموار کرنا بھی ہے۔

وگیان جیوتی اسکیم کے تحت نویں سے بارہویں جماعت تک کی طالبات کو رہنمائی، تجربہ گاہوں میں عملی مشق، ورکشاپس اور باقاعدہ مدد کے ذریعے ایس ٹی ای ایم کے شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ دسمبر 2019 میں آغاز کے بعد سے یہ اسکیم 34 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 300 اضلاع میں 1.12 لاکھ سے زائد لڑکیوں تک پہنچ چکی ہے۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں تک رسائی میں بھی بہتری آئی ہے۔ آئی آئی ٹیز اور این آئی ٹیز میں خواتین کے لیے اضافی (سپرنیومری) نشستوں کے انتظام سے ان اداروں میں خواتین کی شمولیت 10 فیصد سے کم سے بڑھ کر 20 فیصد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ، 2024-25 میں ایس ٹی ای ایم مضامین میں یو جی سی نیٹ-جے آر ایف اسکالرز میں خواتین کا تناسب 53 فیصد سے زائد رہا۔



ہنرمندی اور ڈیجیٹل شمولیت

سال 2014 سے اب تک، ہنرمندی کے فروغ کے لیے توسیع شدہ اقدامات اور اسٹارٹ اپ کے بڑھتے ہوئے سازگار ماحول کی بدولت زیادہ سے زیادہ خواتین نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

ہنرمندی اور روزگار کے مواقع: پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی)

تعلیم نے خواتین کے لیے ترقی کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، تاہم ان مواقع کو روزگار اور ذریعۂ معاش میں تبدیل کرنے کے لیے متعلقہ ہنر سیکھنے اور صنعتوں میں عملی تجربہ حاصل کرنے تک رسائی ضروری ہے۔ 2015 میں شروع کی گئی پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی)نے روزگار اور خود روزگاری سے منسلک قلیل مدتی اور صنعتی ضروریات کے مطابق تربیت فراہم کرکے اس تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت تربیت حاصل کرنے والے مستفیدین میں تقریباً 45 فیصد خواتین ہیں۔

اس پروگرام کا دائرۂ کار مختلف مراحل میں بتدریج وسیع ہوتا گیا ہے:

- پی ایم کے وی وائی 1.0: 19 لاکھ سے زائد امیدواروں کو تربیت فراہم کی گئی۔
- پی ایم کے وی وائی 2.0: 1.10 کروڑ سے زائد امیدواروں کو تربیت فراہم کی گئی۔
- پی ایم کے وی وائی 3.0: تقریباً 7.35 لاکھ امیدواروں کو تربیت فراہم کی گئی۔

موجودہ مرحلے پی ایم کے وی وائی 4.0 میں عملی تربیت اور مستقبل کی ضروریات سے ہم آہنگ ہنرمندی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس تربیت میں عملی کام کا تجربہ بھی شامل ہے اور اس کے تحت مصنوعی ذہانت، ڈرون، سبز توانائی اور الیکٹرانکس جیسے ابھرتے ہوئے شعبوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ صرف گزشتہ تین برسوں کے دوران پی ایم کے وی وائی 4.0 کے تحت 27 لاکھ سے زائد امیدواروں کو تربیت فراہم کی گئی، جن میں سے 18.79 لاکھ امیدواروں نے سرٹیفکیٹ حاصل کیے۔

نوجوان خواتین کے لیے خصوصی ہنرمندی کی تربیت: نویا (این اے وی وائی اے)

نویا (این اے وی وائی اے)(نوجوان لڑکیوں کے لیے پیشہ ورانہ تربیت کے ذریعے امنگوں کو پروان چڑھانا)کا مقصد پی ایم کے وی وائی 4.0 کے تحت 16 سے 18 سال کی عمر کی لڑکیوں کو ہنرمندی کی تربیت فراہم کرنا ہے۔ 2025 میں شروع کیے گئے اس پروگرام کے تحت نوجوان لڑکیوں کو ڈیجیٹل مارکیٹنگ، سائبر سیکیورٹی، مصنوعی ذہانت پر مبنی خدمات اور ماحول دوست روزگار کے شعبوں سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، انہیں زندگی گزارنے کے لیے درکار عملی مہارتوں اور مالیاتی خواندگی سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے۔

یہ پہل 19 ریاستوں کے 27 امنگوں والے اور شمال مشرقی اضلاع میں نافذ کی جا رہی ہے، جس کے تحت 3,850لڑکیوں کو تربیت فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

دسمبر 2025 تک کی صورتحال:

- 1,295لڑکیوں نے اندراج کرایا۔
- 671لڑکیوں نے تربیت مکمل کی۔

صحت، غذائیت اور باوقار طرززندگی

خواتین کی صحت کے لیے زندگی کے مختلف مراحل کو مدنظر رکھتے ہوئے، بھارت سستی اور قابل رسائی طبی سہولیات، بشمول ذہنی صحت کی دیکھ بھال، کو وسعت دے رہا ہے اور غذائیت سے متعلق معاونت کو مزید مستحکم بنا رہا ہے۔ اس کے علاوہ، صاف ستھرے ایندھن جیسی سہولیات کی فراہمی کے ذریعے روزمرہ زندگی میں خواتین کے وقار اور سہولت کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ یہ تمام کوششیں خواتین اور ان کے خاندانوں کے لیے ایک صحت مند اور زیادہ مساوی معاشرے کی تشکیل کے وسیع تر عزم کی عکاس ہیں۔

آیوشمان بھارت

حکومت کی اہم ترین اسکیم آیوشمان بھارت کا آغاز 2018 میں کیا گیا۔ اس اسکیم نے ملک بھر میں خواتین کے لیے معیاری اور سستے طبی علاج کی سہولیات تک رسائی کو نمایاں طور پر بہتر بنایا ہے۔ اس جامع اسکیم کے چار اجزا باہمی طور پر مربوط انداز میں کام کرتے ہیں، تاکہ عوام کو بنیادی، ثانوی اور اعلیٰ سطح پر معیاری طبی سہولیات میسر آسکیں۔

- آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا (اےبی -پی ایم جے اے وائی) کے تحت ثانوی اور تیسرے درجے کی طبی سہولیات بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں، جس سے معاشی طور پر کمزور خاندانوں پر علاج معالجے کے اخراجات کا بوجھ کم ہوتا ہے۔ فروری 2026 تک، ملک بھر میں اس اسکیم کے تحت 43.52 کروڑ سے زائد آیوشمان کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں، جن میں تقریباً 49 فیصد یعنی 21 کروڑ کارڈ خواتین کے ہیں۔

اس اسکیم کے تحت مجموعی طور پر 36,229 اسپتالوں کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے، جن میں سے 19,483 سرکاری اور 16,746 نجی اسپتال ہیں۔ اسپتالوں میں علاج کے لیے منظور شدہ داخلوں میں تقریباً 48 فیصد خواتین مستفیدین ہیں۔ اب تک اس اسکیم کے تحت 4.97 کروڑ سے زائد خواتین کے اسپتالوں میں داخلے کی منظوری دی جا چکی ہے۔

- آیوشمان آروگیہ مندر (اے اے ایم)دیہی، شہری اور قبائلی علاقوں میں قائم بنیادی صحت مراکز ہیں، جہاں لوگوں کو ان کی رہائش کے قریب جامع، ہمہ گیر اور مفت طبی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ 27 فروری 2026 تک ملک بھر میں 1.84لاکھ سے زائد آیوشمان آروگیہ مندر فعال ہیں۔

یہ مراکز خواتین کو زچگی سے متعلق طبی سہولیات، غیر متعدی امراض کی جانچ، تولیدی صحت اور احتیاطی طبی خدمات فراہم کرتے ہیں۔

- پی ایم-آیوشمان بھارت ہیلتھ انفراسٹرکچر مشن(پی ایم اے بی ایچ آئی ایم) بھارت کے سب سے بڑے پروگراموں میں سے ایک ہے، جس کا مقصد بنیادی سطح سے لے کر ضلعی سطح تک صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانا ہے۔ اس کے تحت ہر ضلع میں آیوشمان آروگیہ مندروں، بلاک اور ضلعی سطح کے صحتِ عامہ کے یونٹس اور لیبارٹریوں کے قیام اور ان

کی بہتری کے ساتھ ساتھ انتہائی نگہداشت کے اسپتالوں کے بلاکس قائم کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔

اس سے پسماندہ علاقوں میں خواتین کو بروقت طبی سہولیات تک رسائی حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن (اے بی ڈی ایم) ملک بھر میں صحت کی دیکھ بھال کا ایک مربوط ڈیجیٹل نظام قائم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے مریض آبھا اکاؤنٹس (اے بی ایچ اے اکاؤنٹس) کی مدد سے اپنے طبی ریکارڈ کو محفوظ طریقے سے ڈیجیٹل شکل میں محفوظ اور حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ مشن ٹیلی مشاورت کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے، جس کے ذریعے مریض دور دراز مقامات پر موجود طبی ماہرین سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ملک بھر میں اب تک 95کروڑ سے زائد طبی ریکارڈ ڈیجیٹل طور پر منسلک کیے جا چکے ہیں، جن میں 49.75فیصد اکاؤنٹس خواتین کے ہیں۔ ڈیجیٹل صحت کا یہ نظام بالخصوص خواتین کے لیے طبی ریکارڈ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی منتقل کرنے اور ان تک سہل رسائی کو یقینی بنا کر فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔

سکشم آنگن واڑی اور پوشن 2.0

ابتدائی عمر میں مناسب غذائیت اور دیکھ بھال، ماؤں اور بچوں دونوں کی طویل مدتی صحت اور تعلیمی صلاحیتوں کی بنیاد رکھتی ہے۔ سکشم آنگن واڑی اور پوشن 2.0 کے ذریعے اس معاون نظام کو مزید مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ ان پروگراموں کے تحت 0 سے 6 سال تک کے بچوں، نوعمر لڑکیوں، حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی ماؤں کو مربوط غذائی، طبی اور ابتدائی بچپن کی نگہداشت کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

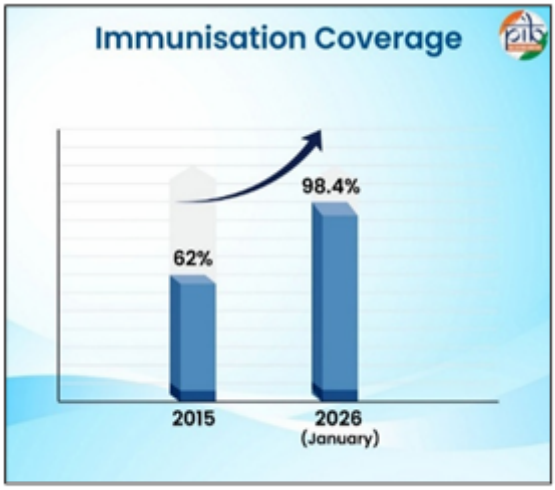
آنگن واڑی مراکز کے ذریعے اضافی غذائیت، قبل از اسکول تعلیم، ٹیکہ کاری، صحت کی جانچ اور ضرورت کے مطابق دیگر طبی مراکز کو بھیجنے کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ بنیادی سطح پر ان خدمات کی فراہمی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے بنیادی ڈھانچے اور پہلی صف کے کارکنوں پر خاطر خواہ سرمایہ کاری کی گئی ہے۔

- 1.03لاکھ آنگن واڑی مراکز کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا گیا اور انہیں سکشم آنگن واڑی مراکز میں تبدیل کیا گیا، جہاں بہتر بنیادی ڈھانچے، صوتی و بصری معاون ذرائع اور اسمارٹ تعلیمی وسائل فراہم کیے گئے ہیں۔
- 10.58لاکھ آنگن واڑی کارکنوں کو غذائیت اور ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال و تعلیم (ای سی سی ای) کے شعبوں میں تربیت دی گئی۔
- ماں کی غذائیت، شیر خوار بچوں کی خوراک اور شدید غذائی قلت (ایس اے ایم) اور درمیانی درجے کی غذائی قلت (ایم اے ایم)کے علاج پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔
- نظرثانی شدہ غذائی معیارات کے تحت متنوع غذا، پروٹین، صحت بخش چکنائی اور خرد غذائی اجزا کے استعمال کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

- پوشن بھی پڑھائی بھی کے ذریعے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے مطابق کھیل کود پر مبنی ابتدائی تعلیم کو فروغ دیا جا رہا ہے۔
- آنگن واڑی مراکز میں ڈیجیٹل تعلیمی مواد اور ابتدائی بچپن کی دیکھ بھال و تعلیم(ای سی سی ای)سے متعلق وسائل کے استعمال میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

مشن اندر دھنش

دسمبر 2014 میں شروع کیے گئے مشن اندر دھنش کا مقصد ان افراد تک ٹیکہ کاری کی سہولت پہنچانا ہے جنہیں ابھی تک کوئی ٹیکہ نہیں لگایا گیا یا جن کی ٹیکہ کاری کا عمل جزوی طور پر مکمل ہوا ہے۔ اس مقصد کے لیے زیادہ خطرے والے اضلاع اور شہری علاقوں میں خصوصی مہمات چلائی جاتی ہیں۔



Source: Ministry of Health and Family Welfare

یہ پروگرام یونیورسل امیونائزیشن پروگرام کے تحت معمول کی ٹیکہ کاری کو مزید مضبوط بناتا ہے، جس کے ذریعے متعدد جان لیوا بیماریوں سے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ یو-ون جیسے ڈیجیٹل پلیٹ فارم مستفیدین اور ان کی ٹیکہ کاری کی صورتِ حال پر حقیقی وقت میں نظر رکھنے کی سہولت فراہم کرتے ہیں۔ 18 مارچ 2026 تک، اس پورٹل پر 11.87 کروڑ سے زائد بچوں اور 3.96 کروڑ حاملہ خواتین کا اندراج ہو چکا ہے۔ 5.46 کروڑ بچوں اور 1.32 کروڑ حاملہ خواتین کو ویکسین سے بچاؤ کے قابل بیماریوں کے خلاف ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ، 17 فروری 2026 تک 8.73 کروڑ خواتین کی سروائیکل کینسر (رحم کے منہ کے سرطان) کی جانچ کی جا چکی ہے۔

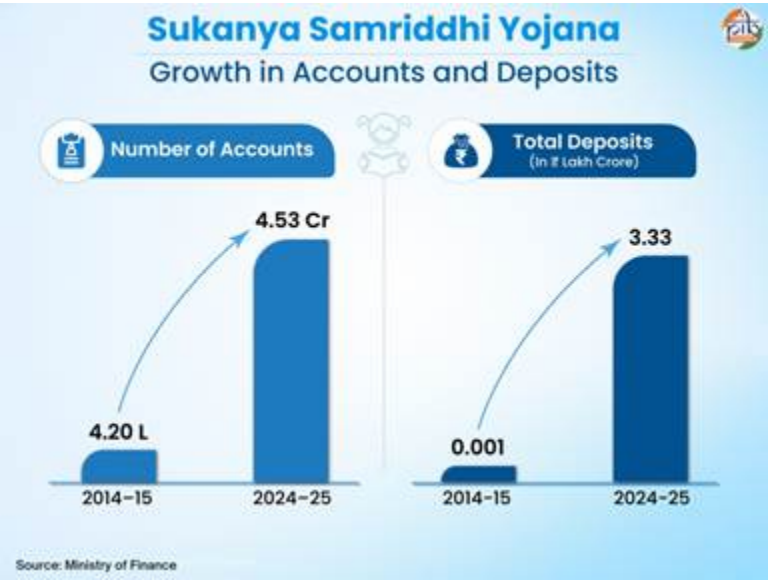
مالیاتی شمولیت اور معاشی خودمختاری

گزشتہ 12 برسوں کے دوران حکومت نے خواتین کی مالیاتی شمولیت اور معاشی خودمختاری کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دی ہے اور اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ مالی وسائل تک رسائی ان کا بنیادی حق ہے۔ مختلف معاشی اقدامات کے ذریعے خواتین کے لیے بینک کھاتوں، قرضوں، بچت اور

کاروباری سرگرمیوں کے فروغ سے متعلق معاون سہولیات تک رسائی کو وسعت دی گئی ہے، جس کے نتیجے میں لاکھوں خواتین کو باضابطہ مالیاتی نظام سے جوڑنے میں مدد ملی ہے۔

سکنیہ سمردھی یوجنا

سکنیہ سمردھی یوجنا نے بیٹیوں کے روشن مستقبل کے لیے بچت کے عمل کو زیادہ منظم اور محفوظ بنایا ہے۔ حکومت نے اس اسکیم کا آغاز 2015میں بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ مہم کے تحت کیا تھا۔ اس اسکیم کے تحت فیملی والے 10 سال تک کی عمر کی بچیوں کے نام پر ڈاک خانوں اور مجاز بینکوں میں بچت کھاتے کھلوا سکتے ہیں۔



اس اسکیم کے تحت کم از کم 250 روپے سے بچت شروع کی جا سکتی ہے، جس پر 8.2 فیصد سالانہ شرح سود حاصل ہوتی ہے، جبکہ دفعہ 80سی کے تحت حاصل ہونے والی آمدنی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ اعلیٰ تعلیم اور شادی کے اخراجات کے لیے جزوی رقم نکالنے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

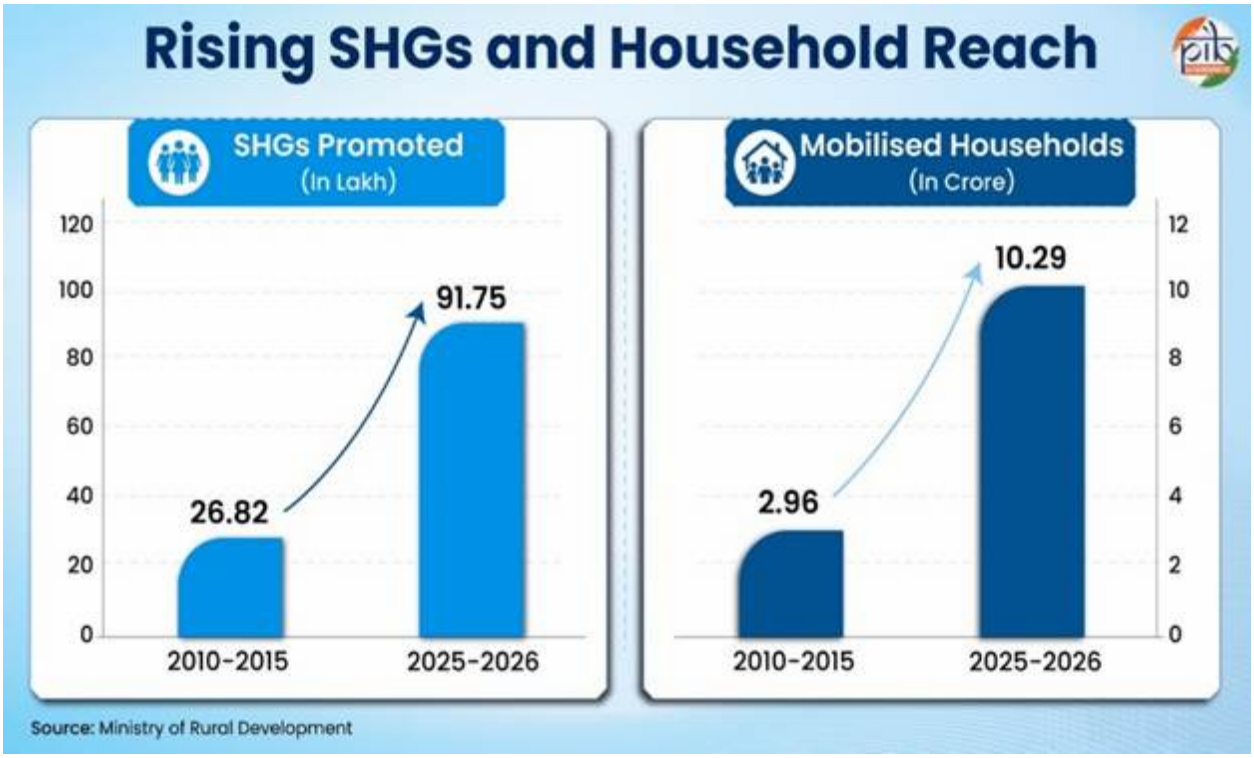
گزشتہ برسوں کے دوران اس اسکیم کے تحت کھولے گئے کھاتوں اور جمع شدہ رقم، دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یہ رجحان باضابطہ بچت کے ذرائع کے ذریعے لڑکیوں کی تعلیم اور مستقبل کے لیے مالی منصوبہ بندی میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔

ڈی اے وائی-این آر ایل ایم (سیلف ہیلپ گروپس-ایس ایچ جی ایکو سسٹم)

دیہی علاقوں میں خواتین کو اکثر باضابطہ قرضوں، منڈیوں اور مالیاتی فیصلوں کے عمل تک رسائی حاصل نہیں تھی۔ خود امدادی گروپوں (ایس ایچ جی) نے اجتماعی بچت، قرضوں تک رسائی اور باہمی تعاون کے ذریعے اس مسئلے سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

گزشتہ ایک دہائی کے دوران دین دیال انتودیہ یوجنا - نیشنل رورل لائیولی ہڈ مشن (ڈی اے وائی-این آر ایل ایم) نے اس ماڈل کو وسعت دے کر خواتین کی قیادت میں معاشی سرگرمیوں میں شرکت کے لیے ملک گیر پلیٹ فارم کی شکل دے دی ہے۔ اس پروگرام کا دائرۂ کار اب ملک بھر کے 7,627 بلاکس تک پھیل چکا ہے اور اس کے تحت 1.51کروڑ کمیونٹی کیڈر اراکین تیار کیے گئے ہیں۔

ڈی اے وائی-این آر ایل ایم کی توسیع کے ساتھ ساتھ مالیاتی شمولیت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ خود امدادی گروپوں کو بینکوں سے 12.18لاکھ کروڑ روپے سے زائد کے قرضے حاصل ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ، 50,548سے زائد تربیت یافتہ بینک سکھی خواتین کو بینکاری خدمات، مالی لین دین اور قرضوں کے حصول میں مدد فراہم کر رہی ہیں۔



زرعی اور مویشی پروری کی سرگرمیوں میں معاونت فراہم کرنے والی کمیونٹی ریسورس پرسنز، مثلاً کرشی سکھی اور پشو سکھی کے ذریعے ذریعۂ معاش کے فروغ کے لیے تعاون کو بھی وسعت دی گئی ہے۔ اسی دوران، اسٹارٹ اَپ ولیج انٹرپرینیورشپ پروگرام(ایس وی ای پی) کے تحت 5.88 لاکھ سے زائد کاروباری اداروں کو مدد فراہم کی گئی ہے۔ ان اقدامات سے خواتین کو آمدنی کے زیادہ پائیدار ذرائع اختیار کرنے اور معاشی طور پر خودکفیل بننے میں مدد ملی ہے۔

Local Markets, Real Income in Karnataka

In Karnataka's Gadag district, women producers faced a common challenge. They could make products, but selling them meant travelling long distances and losing margins to intermediaries. Through their SHG federation, women from **32 Self Help Groups** came together to set up a weekly village market. Over **80 traders now participate regularly**, creating a steady local platform for buying and selling.

The results are clear. Weekly turnover crossed **₹80,000**, with cumulative transactions exceeding **₹30 lakh**.

Training to Livelihood in Gujarat

In Gujarat's Kutch district, women from Self Help Groups moved beyond irregular, low-paying work through structured training and collective action. Skill development initiatives enabled them to take up income-generating activities locally. Working as a group ensured continuity—production, sales, and earnings became more stable over time.

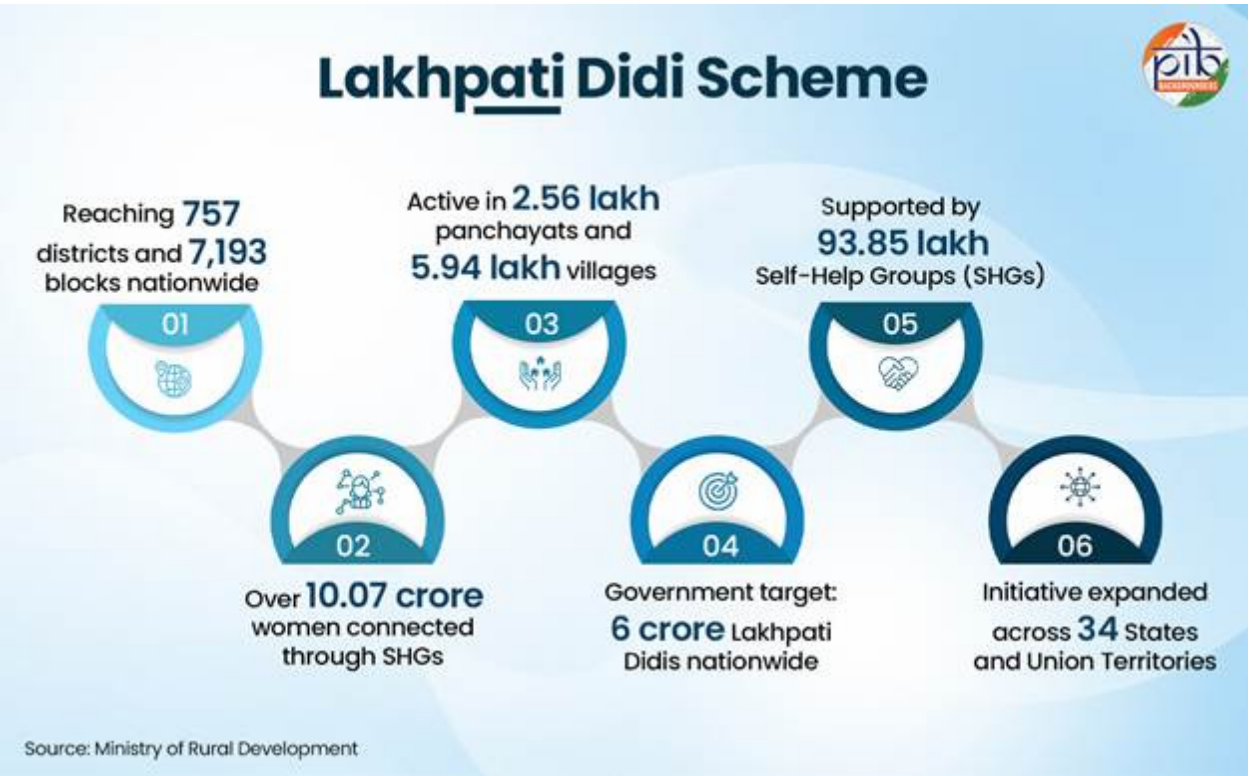
The shift was gradual but steady. Household incomes improved, dependence on uncertain work reduced, and women began contributing consistently to their families' finances. More importantly, the change was collective. Livelihoods were not built individually, but through shared effort and support.

لکھپتی دیدی اسکیم

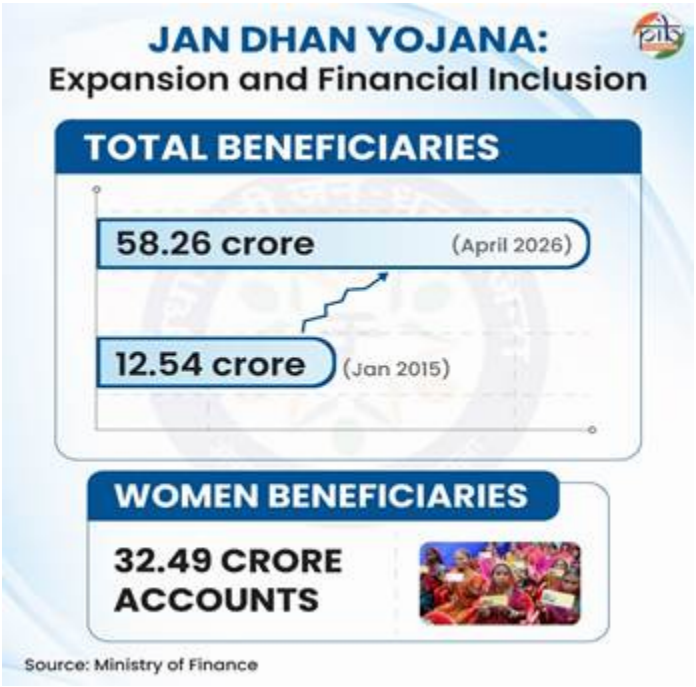
گزشتہ ایک دہائی کے دوران خواتین کی قیادت میں کام کرنے والے خود امدادی گروپ (ایس ایچ جی)دیہی معیشت میں خواتین کی شرکت کا ایک اہم ذریعہ بن کر ابھرے ہیں۔ لکھپتی دیدی پہل کا مقصد خواتین کو سالانہ کم از کم ایک لاکھ روپے کی پائیدار آمدنی حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔

اس پہل کے دائرۂ کار کو مزید وسعت دیتے ہوئے اب اسے 34 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، 757 اضلاع، 7,193 بلاکوں، 2.56 لاکھ پنچایتوں اور 5.94 لاکھ گاؤں تک پہنچایا گیا ہے۔ اس وسیع نیٹ ورک کو 93.85 لاکھ خود امدادی گروپوں اور ان کے 10.07 کروڑ اراکین کی موثر تعاون حاصل ہے۔ حکومت نے 6 کروڑ لکھپتی دیدیاں تیار کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔

ان گروپوں نے خواتین کے لیے بچت، قرض، ذریعۂ معاش اور اجتماعی تعاون کے مواقع کو وسعت دی ہے، جس سے انہیں مقامی معیشت میں زیادہ فعال کردار ادا کرنے اور گھریلو سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں مؤثر شرکت کے قابل بنایا جا رہا ہے۔



پردھان منتری جن دھن یوجنا

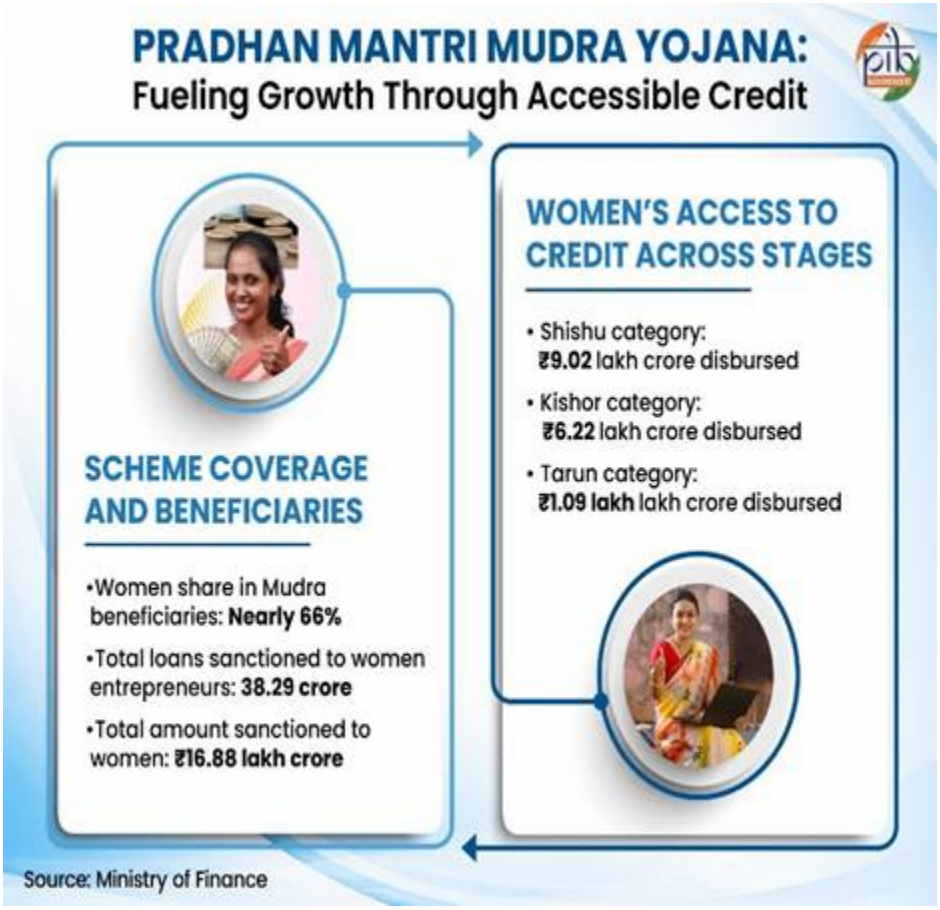


بینک کھاتے کی سہولت ہر شخص کو، خصوصاً خواتین کو، ہمیشہ میسر نہیں تھی۔ اکثر بچت کی رقم باضابطہ مالیاتی نظام سے باہر نقد صورت میں رکھی جاتی تھی اور بنیادی بینکاری خدمات تک

رسائی بھی محدود تھی۔ پردھان منتری جن دھن یوجنا نے بینکاری خدمات کو آسان، قابل رسائی اور ہر شہری کے لیے عام بنا کر اس صورتحال میں تبدیلی پیدا کی۔

سال 2014 میں شروع کی گئی اس اسکیم کا مقصد صفر بیلنس والے بینک کھاتے کھولنا اور گھرانوں کو باضابطہ بینکاری نظام سے جوڑنا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ اسکیم مالیاتی شمولیت کی ایک مضبوط بنیاد بن گئی ہے، جس کے ذریعے لوگوں کو بچت، قرض، بیمہ اور براہِ راست مالی امداد کی منتقلی جیسی سہولیات تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔

پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی)



بہت سی خواتین کاروباری افراد کے لیے اپنا کاروبار شروع کرنے یا اسے وسعت دینے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ باضابطہ قرضوں تک رسائی کا فقدان تھا۔ 2015 میں شروع کی گئی پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) نے اس کمی کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت چھوٹے اور انتہائی چھوٹے کاروباری اداروں کو بغیر کسی ضمانت کے قرض فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس اسکیم میں شِشو، کشور، ترون اور ترون پلس جیسی مختلف اقسام شامل ہیں، جو کاروباری اداروں کی ترقی کے مختلف مراحل اور ان کی مالی ضروریات کے مطابق قرض کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔

منظور کیے گئے قرضوں کی مجموعی تعداد 16-2015 میں 3.49 کروڑ تھی، جو مارچ 2026 تک بڑھ کر 57.79 کروڑ ہو گئی۔ اسی طرح، منظور شدہ قرضوں کی مجموعی رقم 16-2015 میں 1.37 لاکھ کروڑ روپے تھی، جو مارچ 2026 تک بڑھ کر 40.07 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی۔

گزشتہ برسوں کے دوران یہ اسکیم خواتین کی قیادت میں کاروباری سرگرمیوں کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ بن کر ابھری ہے۔

پردھان منتری پی ایم اسٹریٹ وینڈر آتم نربھر ندھی (پی ایم سواندھی) اسکیم

شہری علاقوں میں سڑکوں پر سامان فروخت کرنے والی بہت سی خواتین کے لیے وبائی مرض کے دوران آمدنی کے ذرائع متاثر ہوئے اور ان کے چھوٹے کاروبار خطرے میں پڑ گئے۔ ان خواتین کو اپنے کاروبار دوبارہ شروع کرنے اور مستحکم بنانے میں مدد فراہم کرنے کے لیے جون 2020 میں پی ایم سواندھی اسکیم متعارف کرائی گئی۔ اس اسکیم کے تحت سڑکوں پر سامان فروخت کرنے والے افراد کو بغیر کسی ضمانت کے کاروباری ضروریات کے لیے قرض فراہم کیا جاتا ہے اور انہیں باضابطہ مالیاتی نظام سے جوڑا جاتا ہے۔

اس اسکیم کے تحت پہلی قسط میں 15,000روپے تک کا قرض فراہم کیا جاتا ہے، جبکہ بروقت قرض کی واپسی پر اگلی اقساط میں 25,000روپے اور 50,000 روپے تک قرض حاصل کرنے کی اہلیت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ، مستفیدین کو 7فیصد شرح سے سود میں رعایت، ڈیجیٹل لین دین پر نقد ترغیبات اور یو پی آئی سے منسلک روپے کریڈٹ کارڈز بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

گزشتہ چھ برسوں کے دوران اس اسکیم کے تحت 1.15کروڑ سے زائد قرضے منظور کیے گئے ہیں، جن سے تقریباً 74.9لاکھ خوانچہ فروش مستفید ہوئے ہیں۔ اس اسکیم کے مستفیدین میں خواتین کا تناسب 46فیصد ہے۔

اسٹینڈ اَپ انڈیا

اپریل 2016 میں شروع کی گئی اسٹینڈ اَپ انڈیا اسکیم خواتین کو نئے کاروباری ادارے قائم کرنے کے لیے باضابطہ مالیاتی نظام کے تحت قرض حاصل کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ یہ اسکیم مختلف شعبوں میں چھوٹے پیمانے کی سرگرمیوں کو وسعت دے کر انہیں منظم اور بڑے کاروباری اداروں میں تبدیل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے تحت خواتین 10لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے تک کا قرض حاصل کر سکتی ہیں۔ قرض کی ادائیگی کے لیے مہلت کی مدت سمیت سات سال تک کا وقت دیا جاتا ہے۔ اس سہولت سے خواتین کے لیے اپنا کاروبار شروع کرنا یا اسے مزید وسعت دینا آسان ہو جاتا ہے۔

اسٹینڈ اَپ انڈیا پورٹل کے ذریعے خواتین کو درخواست دینے کے طریقۂ کار سے متعلق رہنمائی، تربیتی سہولیات اور سرپرستی (مینٹورشپ) بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اس اسکیم کے تحت خواتین کی قیادت میں کاروباری اداروں کے قیام میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔

یہ اسکیم مارچ 2025 تک جاری رہی، جس وقت تک اس کے ذریعے 2.05لاکھ سے زائد خواتین کاروباری افراد کو مدد فراہم کی جا چکی تھی۔ اس دوران خواتین کے نام پر کھولے گئے کھاتوں کی تعداد 2018 میں 55 ہزار سے زائد تھی، جو 2024 میں بڑھ کر 1.90لاکھ ہو گئی۔ اسی عرصے میں منظور شدہ قرض کی رقم بھی 12 کروڑ روپے سے زائد سے بڑھ کر تقریباً 44کروڑ روپے ہو گئی۔

نمو ڈرون دیدی یوجنا

نمو ڈرون دیدی اسکیم کے ذریعے خواتین جدید زرعی ٹیکنالوجی کے استعمال میں قائدانہ کردار ادا کر رہی ہیں۔ نومبر 2023 میں شروع کی گئی اس اسکیم کے تحت خود امدادی گروپوں (ایس ایچ جی) سے وابستہ خواتین کو جدید ٹیکنالوجی اور آلات فراہم کیے جا رہے ہیں۔

خواتین کو کھاد اور کیڑے مار ادویات کے چھڑکاؤ جیسی زرعی سرگرمیوں کے لیے ڈرون چلانے کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس سے نہ صرف ان کے لیے آمدنی کا ایک نیا ذریعہ پیدا ہوتا ہے بلکہ زرعی کاموں کی کارکردگی اور افادیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

حکومت نے 2023-24 سے 2025-26 کی مدت کے لیے 1,261کروڑ روپے کے مالیاتی اخراجات کے ساتھ اس اسکیم کو منظوری دی ہے۔ اس کا مقصد خواتین کے خود امدادی گروپوں کو 15,000ڈرون فراہم کرنا اور خواتین کی قیادت میں زرعی خدمات فراہم کرنے والوں کا ایک مضبوط نیٹ ورک قائم کرنا ہے۔ 2023-24 کے دوران خود امدادی گروپوں سے وابستہ ڈرون دیدیوں کو 1,094ڈرون تقسیم کیے گئے۔ منتخب تمام خواتین کو شہری ہوا بازی کے ڈائریکٹوریٹ جنرل (ڈی جی سی اے) سے منظور شدہ ریموٹ پائلٹ تربیتی اداروں میں تربیت فراہم کی گئی ہے۔

یہ پہل زراعت کے شعبے میں خواتین کے کردار میں ایک بڑی تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔

وومنیا (جی ای ایم)

خواتین کاروباری افراد، خصوصاً خود امدادی گروپوں یا چھوٹے کاروباری اداروں سے وابستہ خواتین کے لیے بازار تک رسائی اکثر محدود رہی ہے۔ وومینیا پہل کا مقصد گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس(جی ای ایم)کے ذریعے خواتین کو براہ راست سرکاری خریداری کے نظام سے جوڑ کر اس رکاوٹ کو دور کرنا ہے۔

سال 2019میں شروع کی گئی اس پہل کے تحت خواتین کے لیے ایک مخصوص ڈیجیٹل پلیٹ فارم فراہم کیا گیا ہے، جہاں وہ دستکاری، ہینڈلوم اور گھریلو آرائش کی اشیا جیسی اپنی مصنوعات کی فہرست درج کرکے فروخت کر سکتی ہیں۔ ان مصنوعات کو ملک بھر میں مرکزی وزارتوں اور سرکاری شعبے کے اداروں (پی ایس یو) کے ذریعے براہِ راست خریدا جا سکتا ہے۔ اس طرح درمیانی واسطوں کا کردار ختم ہوتا ہے اور خواتین کو باضابطہ منڈیوں میں براہ راست حصہ لینے کا موقع ملتا ہے۔

اس اسکیم میں خواتین کی بڑھتی ہوئی شمولیت اور اس کے دائرۂ کار میں توسیع کی عکاسی درج ذیل اعداد و شمار سے ہوتی ہے:

- 2.1لاکھ سے زائد خواتین کی قیادت میں چلنے والے کاروباری اداروں نے جی ای ایم پر اپنا اندراج کرایا۔
- مالی سال 26-2025 میں تقریباً 13.7لاکھ آرڈرز حاصل کیے گئے۔
- خواتین کی قیادت میں چلنے والے کاروباری اداروں کو 28,000کروڑ روپے سے زائد مالیت کے ٹھیکے دیے گئے، جو مالی سال 25-2024 کے مقابلے میں 27.60فیصد اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔

وومنیا اب ایک مضبوط کاروباری نظام کی شکل اختیار کر چکا ہے اور جی ای ایم کی مجموعی آرڈر مالیت میں اس کا حصہ 5.6فیصد تک پہنچ گیا ہے، جو لازمی طور پر مقرر کردہ 3فیصد سرکاری خریداری کے ہدف سے بھی زیادہ ہے۔

سیلف ہیلپ انٹرپرینیور مارٹ (شی-مارٹ)

قرض اور ہنرمندی کی سہولیات تک رسائی حاصل ہونے کے باوجود دیہی علاقوں کی بہت سی خواتین کو اپنی مصنوعات فروخت کرنے میں اب بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ مرکزی بجٹ 27-2026 میں اعلان کردہ شیمارٹس (شی-مارٹ)اسکیم کا مقصد خود امدادی گروپوں (ایس ایچ جی)کے نظام کے تحت خواتین کے لیے مخصوص خوردہ فروخت کے مراکز قائم کرکے اس مسئلے کو حل کرنا ہے۔

ان مراکز کو کمیونٹی کی ملکیت والے ایسے مراکز کے طور پر قائم کرنے کا منصوبہ ہے، جن کا انتظام خود امدادی گروپوں کی فیڈریشنز کریں گی۔ ان کے ذریعے خواتین اپنی مصنوعات براہِ راست صارفین کو فروخت کر سکیں گی، اپنی مصنوعات کی تشہیر اور شناخت کو بہتر بنا سکیں گی اور درمیانی واسطوں پر انحصار کم کر سکیں گی۔

حکومت نے اس پہل کے ذریعے ایک کروڑ خواتین کو مستفید کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس اقدام سے خواتین کو چھوٹے پیمانے پر ذریعۂ معاش کی سرگرمیوں سے آگے بڑھ کر پائیدار کاروباری اداروں کی مالک بننے اور انہیں خود چلانے کے مواقع حاصل ہوں گے۔

تحفظ، سلامتی، وقار اور معیارزندگی

سال 2014سے حکومت نے خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک وسیع تر حکمت عملی اپنائی ہے، جس کے تحت تحفظ اور وقار کو روزمرہ زندگی کے معیار سے منسلک کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ادارہ جاتی معاونت کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ رہائش، صفائی ستھرائی، صاف پانی اور دیگر بنیادی سہولیات تک رسائی کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

ان اقدامات سے خواتین کے تحفظ میں بہتری آئی ہے، روزمرہ زندگی کی مشکلات میں کمی واقع ہوئی ہے اور بالخصوص کمزور اور پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لیے بہتر اور سازگار حالات پیدا ہوئے ہیں۔

مشن شکتی: ایک مربوط حکمت عملی

اپریل 2022 سے نافذ مشن شکتی ملک بھر میں خواتین کے تحفظ، سلامتی اور بااختیار بنانے کے نظام کو مضبوط کر رہا ہے۔ یہ اسکیم اپنے دو اہم حصوں سمبل (تحفظ) اور سمرتھیا (بااختیاری) کے ذریعے فوری مدد کے ساتھ ساتھ طویل مدتی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر بھی توجہ مرکوز کرتی ہے۔

سمبل کے تحت اہم اجزا میں شامل ہیں:

- ون اسٹاپ سینٹرز(او ایس سی)
- خواتین ہیلپ لائن(181)
- ناری عدالت

سمرتھیا کے تحت اہم اجزا میں شامل ہیں:

- شکتی سدن
- سکھی نواس
- نیشنل کریچ اسکیم (پالنا)
- خواتین کی ترقی اور انہیں بااختیار بنانے، علم پر مبنی پیش رفت، آخری مرحلے تک سہولیات کی فراہمی اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لیے معاون اقدامات - سنکلپ: ایچ ای ڈبلیو (خواتین کو بااختیار بنانے کا مرکز)

بنیادی سطح پر معاونتی نظام کو مضبوط بنانا:

- ملک بھر میں 973ون اسٹاپ سینٹرز فعال ہیں۔
- ان مراکز کے ذریعے 14.49لاکھ سے زائد خواتین کو مدد فراہم کی گئی ہے۔
- خواتین ہیلپ لائن (181) کے ذریعے 3کروڑ سے زائد خواتین کو معاونت فراہم کی گئی ہے، جہاں 24 گھنٹے اور ہفتے کے ساتوں دن مدد دستیاب ہے۔
- فوری امداد کی فراہمی کو تیز تر بنانے کے لیے اسے ایمرجنسی رسپانس سپورٹ سسٹم (112) کے ساتھ مربوط کیا گیا ہے۔

انصاف اور پولیس خدمات تک رسائی کو بہتر بنانا:

- بھارت بھر کے پولیس اسٹیشنوں میں 15,000سے زائد ویمن ہیلپ ڈیسک قائم کیے گئے ہیں، جس سے خواتین کے لیے پولیس خدمات تک رسائی آسان ہوئی ہے اور ان کا اعتماد بڑھا ہے۔
- ایمرجنسی رسپانس سسٹم (112) ٹیکنالوجی کے ذریعے فوری مدد کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔

کمیونٹی اور ڈیجیٹل اقدامات:

- گرام پنچایت کی سطح پر ناری عدالتوں کا قیام، جہاں ثالثی کے ذریعے مقامی تنازعات کو حل کیا جاتا ہے۔
- شی باکس پورٹل کے ذریعے کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کیے جانے کے واقعات کی آن لائن شکایت درج کرانے کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔
- ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے شکایات کے ازالے کے عمل کو تیز تر اور زیادہ آسان بنایا جا رہا ہے۔

ان تمام اقدامات کے نتیجے میں ایک ایسا معاونتی نظام تشکیل پا رہا ہے جو فوری مدد کی فراہمی، اداروں پر عوام کے اعتماد میں اضافے اور خواتین کے لیے زیادہ محفوظ ماحول کو یقینی بناتا ہے۔

سوچھ بھارت مشن (ایس بی ایم)



سوچھ بھارت مشن (ایس بی ایم) نے بہتر صفائی ستھرائی کی سہولیات تک رسائی میں نمایاں تبدیلی لائی ہے، جس سے خواتین کی صحت، تحفظ اور وقار میں خاطر خواہ بہتری آئی ہے۔ اکتوبر 2014 میں شروع کیے گئے اس مشن کا مقصد کھلے میں رفع حاجت کے رجحان کا خاتمہ اور دیہی و شہری علاقوں میں کچرے کے بہتر انتظام کو فروغ دینا ہے۔

اہم کامیابیاں:

- اکتوبر 2019 میں ملک بھر میں کھلے میں رفع حاجت سے پاک(او ڈی ایف) حیثیت کامیابی کے ساتھ حاصل کی گئی۔
- سوچھ بھارت مشن (شہری) کے تحت 6.3لاکھ سے زائد کمیونٹی اور عوامی بیت الخلا تعمیر کیے گئے۔
- سوچھ بھارت مشن (دیہی) کے تحت 2.7لاکھ سے زائد کمیونٹی سینیٹری کمپلیکس تعمیر کیے گئے۔
- تقریباً 16کروڑ خاندانوں کو صاف پانی کے نل کنکشن فراہم کیے گئے، جس سے دیہی علاقوں میں خواتین اور ان کے خاندانوں کی صحت اور فلاح و بہبود کو فروغ ملا۔
- 12کروڑ سے زائد انفرادی گھریلو بیت الخلا تعمیر کیے گئے۔
- 5لاکھ سے زائد گاؤں کو او ڈی ایف پلس (ماڈل) گاؤں قرار دیا گیا۔ او ڈی ایف پلس گاؤں سے مراد ایسا گاؤں ہے جو کھلے میں رفع حاجت سے پاک اپنی حیثیت برقرار رکھتا ہو، ٹھوس اور مائع کچرے کے انتظام کو یقینی بناتا ہو اور صفائی کے اعتبار سے بھی نمایاں طور پر صاف ستھرا ہو۔
- 5.3لاکھ سے زائد گاؤں میں ٹھوس کچرے کے انتظام کے انتظامات کیے گئے ہیں، جبکہ 5.4لاکھ گاؤں میں مائع کچرے کے انتظام کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

پردھان منتری آواس یوجنا (پی ایم اے وائی)

پردھان منتری آواس یوجنا کا مقصد اہل دیہی اور شہری خاندانوں کو بنیادی سہولیات سے آراستہ پکے مکانات فراہم کرکے ''سب کے لیے گھر'' کے ہدف کو حاصل کرنا ہے۔ پردھان منتری آواس یوجنا - شہری(پی ایم اے وائی -یو) کا آغاز 2015 میں کیا گیا، جس کے بعد 2016 میں پردھان منتری آواس یوجنا - دیہی(پی ایم اے وائی-جی) شروع کی گئی۔

پردھان منتری آواس یوجنا - دیہی کے تحت مارچ 2026 تک 4.15 کروڑ مکانات مختص کیے گئے، 3.90 کروڑ مکانات کی منظوری دی گئی اور 2.99 کروڑ مکانات کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے۔ اس مقصد کے لیے 4.03 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی مالی امداد فراہم کی گئی ہے۔

اہم کامیابیاں:

- پی ایم اے وائی-یو 2.0 کے تحت 96فیصد مکانات خواتین کے نام مختص کیے گئے ہیں۔
- منظور شدہ مکانات کی مجموعی تعداد 125.31 :لاکھ
- تعمیر کے لیے کام شروع کیے گئے مکانات کی مجموعی تعداد 119.35 :لاکھ
- مکمل تعمیر شدہ مکانات کی مجموعی تعداد 98.10 :لاکھ

پردھان منتری اُجّولا یوجنا (پی ایم یو وائی)

مئی 2016 میں شروع کی گئی اس اسکیم کے تحت غریب گھرانوں کی خواتین کو بغیر کسی ضمانتی رقم کے ایل پی جی کنکشن فراہم کیے جاتے ہیں، تاکہ صاف ستھرے ایندھن کے استعمال کو فروغ دیا جا سکے۔ اس کا مقصد گھروں کے اندر فضائی آلودگی کو کم کرنا اور خواتین کی صحت، تحفظ اور مجموعی معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی کے دوران اس اسکیم نے ملک بھر میں لاکھوں خاندانوں کی زندگیوں میں نمایاں تبدیلی لائی ہے۔ اس کے علاوہ، معاشی طور پر کمزور گھرانوں میں ایل پی جی کے مسلسل استعمال کو یقینی بنانے کے لیے گیس سلنڈر دوبارہ بھرنے کی سہولت اور مخصوص سبسڈی بھی فراہم کی جاتی ہے۔

- پی ایم اُجّولا یوجنا کے تحت جاری کیے گئے ایل پی جی کنکشنوں کی مجموعی تعداد : 10.55کروڑ (14 مئی 2026 تک)
- پی ایم اُجّولا یوجنا کے تحت اضافی 25لاکھ ایل پی جی کنکشن فراہم کرنے کے ہدف کے مقابلے میں 22.42لاکھ کنکشن جاری کیے جا چکے تھے (4 مئی 2026 تک)۔

جل جیون مشن (جے جے ایم)

جل جیون مشن، جس کا آغاز اگست 2019 میں کیا گیا تھا، نے ہر گھر نل سے پانی (ہر گھر جل) کے تحت گھریلو نل کنکشن فراہم کرکے خواتین کی روزمرہ زندگی میں نمایاں بہتری لائی ہے۔ روایتی طور پر پانی جمع کرنے کی ذمہ داری خواتین اور لڑکیوں کے کندھوں پر رہی ہے، جنہیں اکثر پانی لانے کے لیے طویل فاصلے طے کرنے پڑتے تھے اور روزانہ کئی گھنٹے اس کام میں صرف کرنے پڑتے تھے۔

تقریباً 15.84 کروڑ خاندانوں کو صاف نل کے پانی کی سہولت حاصل ہوئی، جس سے دیہی علاقوں میں ہر خاتون اور ہر خاندان کی صحت اور تندرستی کو فروغ ملا۔ جل جیون مشن نے پانی لانے کی اس مشقت کو کم کیا ہے، جس کے نتیجے میں خواتین کو تعلیم، آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں اور اہلِ خانہ کی دیکھ بھال کے لیے وقت نکالنے کا موقع ملا ہے۔ دیہی علاقوں میں 100 فیصد نل کنکشن فراہم کرنے کے مقصد سے اس مشن کی مدت میں 2028 تک توسیع کر دی گئی ہے۔

طویل مسافتوں کے سفر سے پائیدار تبدیلی تک: نل کے پانی کے ذریعے لکشمی مرمو کا باوقار زندگی کی جانب سفر

مغربی بنگال کے دیہی علاقے سے تعلق رکھنے والی لکشمی مرمو کی کامیابی کی کہانی اس مشن کے خواتین کی زندگیوں پر مرتب ہونے والے انقلابی اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ پہلے لکشمی کو پانی جمع کرنے کے لیے روزانہ طویل مسافت طے کرنی پڑتی تھی۔ یہ کام جسمانی طور پر نہایت مشقت طلب اور وقت طلب تھا، جس سے ان کی صحت متاثر ہوتی تھی اور آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ان کی صلاحیت بھی محدود ہو جاتی تھی۔ مشن کے تحت فعال گھریلو نل کنکشن(ایف ایچ ٹی سی) فراہم کیے جانے کے بعد اب ان کے گھر میں پینے کے صاف پانی کی سہولت دستیاب ہے۔ اس سے ان کی روزانہ کی مشقت میں نمایاں کمی آئی ہے، صحت اور مجموعی فلاح و بہبود میں بہتری آئی ہے اور پیداواری کاموں کے لیے وقت بھی میسر ہوا ہے۔ اس اقدام نے ثابت کیا ہے کہ پانی جیسی بنیادی سہولیات تک رسائی کس طرح سماجی اور معاشی خودمختاری کی راہ ہموار کر سکتی ہے۔

شرکت، نمائندگی اور فیصلہ سازی

گزشتہ ایک دہائی کے دوران حکمرانی اور عوامی زندگی میں خواتین کی شرکت میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ یہ تبدیلی نہ صرف ووٹنگ کے رجحانات میں بلکہ مختلف اداروں میں قیادت، نمائندگی اور فیصلہ سازی کے کرداروں میں بھی نمایاں طور پر دکھائی دی ہے۔

2024ال 2024میں ووٹرز میں خواتین کا تناسب 48.62فیصد تھا اور ان کے رجسٹرڈ ووٹروں کی تعداد 47کروڑ سے زائد تھی۔ خواتین کے ووٹ ڈالنے کی شرح 65.78فیصد رہی، جو مردوں کے مقابلے میں قدرے زیادہ تھی۔ انتخابی امیدواروں کے طور پر بھی خواتین کی شرکت میں اضافہ ہوا اور 2024 میں ان کا تناسب بڑھ کر تقریباً 10 فیصد ہو گیا۔

وقت گزرنے کے ساتھ قانون ساز اداروں میں خواتین کی موجودگی بھی زیادہ نمایاں ہوئی ہے۔ 2024 میں 75خواتین لوک سبھا کے لیے منتخب ہوئیں۔ راجیہ سبھا کے ارکان میں بھی خواتین کا تناسب تقریباً 17فیصد رہا۔

سب سے نمایاں تبدیلی بنیادی سطح پر دیکھنے میں آئی ہے۔ آج پنچایتی راج اداروں میں 14.5لاکھ سے زائد خواتین منتخب نمائندوں کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں، جو مجموعی نمائندوں کا تقریباً 46فیصد ہیں۔ ان کی قیادت نے پینے کے پانی، صفائی ستھرائی، غذائیت، اسکولوں اور بنیادی صحت کی سہولیات جیسے مسائل پر توجہ کو مزید مضبوط بنایا ہے۔

ناری شکتی وندن ادھینیم، 2023 ایک اور اہم پیش رفت ثابت ہوا۔ اس قانون کے تحت لوک سبھا اور ریاستی قانون ساز اسمبلیوں میں خواتین کے لیے 33فیصد نشستیں مختص کرنے کی گنجائش فراہم کی گئی۔ اس سے قانون ساز اداروں میں خواتین کی نمائندگی کے لیے ایک زیادہ مضبوط ڈھانچہ تشکیل پایا ہے۔

حکومت نے قومی اداروں میں بھی خواتین کی شرکت کو وسعت دینے کو یقینی بنایا۔ 2025 میں 17 خواتین کیڈٹس کے پہلے دستے نے نیشنل ڈیفنس اکیڈمی سے تربیت مکمل کرکے گریجویشن کیا، جو مسلح افواج کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ ان کی شمولیت اس وسیع تر تبدیلی کا تسلسل تھی، جس کا آغاز 2022 میں خواتین کے این ڈی اے میں داخلے کے ساتھ ہوا تھا۔ 2026 کے اوائل تک مجموعی طور پر 158خواتین کیڈٹس اکیڈمی میں داخلہ لے چکی تھیں۔

مجموعی طور پر یہ تبدیلیاں ایک وسیع تر سماجی تبدیلی کی عکاسی کرتی ہیں۔ خواتین محض شرکت کے مرحلے سے آگے بڑھ کر نمائندگی اور قیادت کے مقام تک پہنچی ہیں، جس سے حکمرانی کا نظام زیادہ جامع اور عوام کی روزمرہ زندگی کے حقائق کا بہتر عکاس بن رہا ہے۔

وکست بھارت کی بنیاد کے طور پر ناری شکتی

گزشتہ 12 برسوں کے دوران خواتین کو بااختیار بنانے پر حکومت کی مسلسل توجہ نے سماجی بہبود کے تصور کو ایک نئی شکل دی ہے۔ اب یہ محض بنیادی تحفظ فراہم کرنے کے نظام تک محدود نہیں رہا، بلکہ قیادت، وقار اور مواقع کو فروغ دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔

جیسے جیسے بھارت 2047 تک وکست بھارت کے ہدف کی جانب آگے بڑھ رہا ہے، اس سفر میں خواتین کا کردار تیزی سے مرکزی اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ مختلف شعبوں میں خواتین کارکنوں، کاروباری شخصیات، کسانوں، اختراع کاروں اور قائدین کے طور پر اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کی شرکت مقامی معیشتوں کو مضبوط بنا رہی ہے، گھریلو سطح پر مشکلات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کر رہی ہے اور سماجی فیصلوں پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔

حکومت نے خواتین کے لیے تعلیم، آمدنی کے ذرائع اور فیصلہ سازی میں شرکت کے مواقع تک رسائی کو یقینی بنایا ہے، جس کے اثرات ان کے خاندانوں، برادریوں اور آنے والی نسلوں تک پہنچ رہے ہیں۔

کاروباری سرگرمیوں سے لے کر بنیادی سطح پر حکمرانی تک، اور گھر سے لے کر دفتری بورڈ رومز تک، ناری شکتی زیادہ قوت، آزادی اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ وکست بھارت نہ صرف اس ملک کی خواتین کی خدمت کرے گا، بلکہ اس کی قیادت بھی خواتین پہلی صف میں رہ کر کریں گی۔

حوالہ جات

پریس انفارمیشن بیورو

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=1999713®=3&lang=2#:~:text=The%20Female%20enrolment%20has%20increased,32%25)%20in%202014%2D15

https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2161543&utm_®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/Pressreleaseshare.aspx?PRID=2091737&utm_®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2235796®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2245228®=1&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=157709&ModuleId=3®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=154880&ModuleId=3®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2216748®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2235818®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2146870®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155102&ModuleId=3®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=158056&ModuleId=3®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2249915®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2206995®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2119045®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2244648®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2215001®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?id=158114&NoteId=158114&ModuleId=3®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2005189®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2198559®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2236551®=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2094929®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2239637

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2113800®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2128024®=3&lang=2

Press Release: Press Information Bureau

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2074713®=3&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2226336

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2245908

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2245904

https://static.pib.gov.in/WriteReadData/specificdocs/documents/2026/mar/doc202631807601.pdf

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2247176

Ministry of Women and Child Development

Beti Bachao Beti Padhao (BBBP) | Ministry of Women and Child Development

https://missionshakti.wcd.gov.in/public/documents/whatsnew/BBBP_Operational_Manual.pdf

https://missionshakti.wcd.gov.in/public/documents/whatsnew/BBBP_Operational_Manual.pdf

https://pmmvy.wcd.gov.in/WebsiteContent/assets/pdf/success-story/ss-003.pdf

https://pmmvy.wcd.gov.in/

Ministry of Education

https://www.education.gov.in/en/national-education-policy

https://dashboard.udiseplus.gov.in/

https://www.education.gov.in/sites/upload_files/mhrd/files/upload_document/CPIOs.pdf

https://samagra.education.gov.in/kgbv.html

https://dashboard.udiseplus.gov.in/report2025/static/media/UDISE+2024_25_Booklet_nep.ea09e672a163f92d9cfe.pdf

https://dashboard.udiseplus.gov.in/report2025/static/media/UDISE+2022_23_Booklet_nep.897ad1d762ba546d666b.pdf

Lok Sabha Questions

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS436_KnRltD.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AU5006_t85YVC.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS322_pXcJiB.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/annex/268/AU2676_k3eJh9.pdf?source=pqars

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/185/AU1136_kCnH0M.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AU5006_t85YVC.pdf?source=pqals

https://sansad.in/getFile/loksabhaquestions/annex/187/AS322_pXcJiB.pdf?source=pqals

Ministry of Rural Development

https://nrlm.gov.in/outerReportAction.do?methodName=showIndex#gsc.tab=0

https://lakhpatididi.gov.in/lakhpati-didi-impact/

Ministry of Finance

https://www.pmjdy.gov.in/account

https://www.pmjdy.gov.in/files/progress/phase1.pdf

https://www.indiabudget.gov.in/doc/Budget_Speech.pdf

https://www.indiabudget.gov.in/economicsurvey/doc/eschapter/echap11.pdf

Others

https://mospi.gov.in/sites/default/files/reports_and_publication/statistical_publication/Women_Men/mw24/SuccessStories.pdf

https://vigyanjyoti.dst.gov.in/

https://pmsvanidhi.mohua.gov.in/

https://pmsvanidhi.mohua.gov.in/Home/PMSDashboard

https://namodronedidi.da.gov.in/

https://she-mart.in/

https://sbmurban.org/

https://dashboard.abdm.gov.in/abdm/

https://dashboard.nha.gov.in/public/

پی ڈی ایف میں دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں

***

ش ح۔ ش آ۔خ م

U.NO.7414